وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ

اور اسی طرح ہم آیتوں کو مفصل بیان فرماتے ہیں اور اس لئے کہ مجرموں کا راستہ ظاہر ہو جائے ۱ تم فرماؤ مجھے منع کیا گیا ہے ۲ کہ انہیں پوجوں جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تم فرماؤ میں تمہاری خواہش پر نہیں چلتا ۳ یوں ہو تو میں بہک جاؤں اور راہ پر نہ رہوں تم فرماؤ میں تو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں ۴ اور تم اسے جھٹلاتے ہو جو میرے پاس نہیں جس کی تم جلدی مچا رہے ہو ۵ حکم نہیں مگر اللہ کا ۶ وہ حق فرماتا ہے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا تم فرماؤ اگر میرے پاس ہوتی وہ چیز جس کی تم جلدی کر رہے ہو تو مجھ میں تم میں کام ختم ہو چکا ہوتا ۷ اور اللہ خوب جانتا ہے ستمگاروں کو اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی انہیں وہی جانتا ہے ۸ اور جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور جو پتہ گرتا ہے وہ اسے جانتا ہے اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ خشک ۹

۱۔ مومن کو چاہیے کہ ایمانیات بھی سیکھے اور کفریات بھی۔ ایمانیات تو اختیار کرنے کے لئے سیکھے اور کفریات بچنے کے لئے۔ اسی لئے رب تعالیٰ نے کفار کے اقوال و اعمال قرآن کریم میں بیان فرمائے تا کہ لوگ اس سے بچیں اور راہ حق ظاہر ہو جائے ۲۔ یعنی نزول قرآن سے پہلے فطری طور پر اور نزول قرآن کے بعد شرعی طور پر رب نے مجھے بت پرستی سے منع فرما دیا ہے۔ اس لئے حضور نے کبھی بت پرستی نہ کی۔ کوئی گناہ نہ کیا۔ غیر خدا کے نام پر ذبح کیا ہوا جانور نہ کھایا۔ حضور کی اطاعت و عبادت، تقویٰ پرہیزگاری نزول قرآن پر موقوف نہ تھی۔ آپ پیدائشی عابد و متقی ہیں۔ گویا آپ بولتا ہوا قرآن ہیں ۳۔ نہ اب اور نہ ظہور نبوت سے پہلے۔ کیونکہ رب نے مجھے گمراہی، بدعقیدگی سے محفوظ رکھا۔ ۴۔ روشن دلیل سے نور نبوت، نور قرآن، معرفت الٰہی مراد ہے۔ حضور ہمیشہ سے اس نور پر تھے اور دوسروں کے لئے حضور خود دلیل ہیں اسی لئے رب نے انہیں برہان و نور کہا۔ فرماتا ہے۔ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ رب کی برہان حضور ہی تو ہیں صلی اللہ علیہ وسلم ۵۔ یعنی عذاب الٰہی میرے پاس اور مستقل طور پر میرے قبضے میں نہیں ورنہ اب تک تم پر عذاب آگیا ہوتا کیونکہ میں خدا کے مجرموں کو مہلت نہ دیتا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ نبی کی بددعا سے بھی عذاب نہیں آتا۔ وہ بعطاء الٰہی رب کی جنت و دوزخ کے مختار ہیں۔ حضرت ربیعہ نے حضور سے عرض کیا تھا کہ میں آپ سے جنت مانگتا ہوں۔ حضور نے اعلان فرمایا تھا۔ کہ جو بیررومہ خرید کر وقف کر دے اسے کوثر دوں گا۔ یا یہ مقصد ہے کہ تم مجھ سے عذاب مانگتے ہو مگر میرے پاس صرف رحمت ہی رحمت ہے عذاب نہیں۔ میں رحمت والا نبی ہوں۔ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۶۔ یعنی حقیقی حکم رب کا ہی ہے بادشاہ حاکم، قاضی، ولی، پیغمبر کے احکام رب کی عطا سے ہیں۔ اس میں عطا کی نفی نہیں۔ رب فرماتا ہے۔ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ اگر خدا کے سوا کسی کا حکم نہ ہوتا تو نبی کی، عالم کی، بادشاہ کی اطاعت کیسے واجب ہوتی ہے۔ ۷۔ اس طرح کہ تمہارے ناپاک وجود سے زمین پاک کرا دی گئی ہوتی۔ معلوم ہوا کہ دشمنان خدا سے عداوت رکھنا انہیں ہلاک کرنا عین عبادت ہے اور یہ ہی اخلاق نبوی ہے۔ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ۸۔ اس میں اعلام یعنی بتانے کی نفی نہیں بتانے کا ذکر اگلی آیت میں ہے۔ اس آیت سے نبی کے علم غیب کی نفی پکڑنا غلط ہے ورنہ منکرین کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ بعض علم غیب وہ بھی مانتے ہیں۔ ۹۔ معلوم ہوا کہ ہر ادنیٰ اعلیٰ چیز لوح محفوظ میں لکھی ہے۔ اور یہ لکھنا اس لئے نہیں کہ رب تعالیٰ کو اپنے بھول جانے کا اندیشہ تھا لہٰذا لکھ لیا۔ بلکہ اپنے خاص مقرب بندوں کو بتانے کے لئے ہے جن کی نظر لوح محفوظ پر ہے۔ اس آیت کا خلاصۂ مطلب یہ ہے کہ علم غیب حساب سے، عقل سے حاصل نہیں ہوتا۔ یہ تو رب کی خاص ملک ہے۔ اس کے پاس ہے جسے وہ دے اسے ملے اور غیب کی کنجیاں سے مراد وہ پانچ علوم ہیں جو سورۃ لقمان کے آخر میں مذکور ہیں۔ عندہ علم الساعۃ الخ چونکہ یہ پانچ چیزیں لاکھوں غیبوں کے کھل جانے کا ذریعہ ہیں اس لئے انہیں غیب کی کنجیاں فرمایا گیا۔